السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

موسم گرما میں مری و سوات میں سردی ہوتی ہے۔ دنیا میں ایسے ملک بھی ہیں جہاں چھ ماہ رات اور چھ ماہ دن ہوتا ہے۔ کچھ ملک ایسے بھی ہیں جہاں گرمی پڑتی ہی نہیں (اور کچھ ایسے ہیں جہاں سردی نہیں ہوتی) ان واقعات کی روشنی میں وضاحت کریں کہ چھ ماہ کے بعد جہنم سانس نکالتی ہے اس وجہ سے گرمی پڑتی ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جس حدیث میں آیا ہے کہ جہنم سانس باہر نکالتی ہے تو گرمی زیادہ ہوجاتی ہے بالکل صحیح حدیث ہے، اسے امام بخاری (۵۳۷) امام مسلم (۶۱۷) امام مالک (الموطا ۱/۱۶ ح ۲۷) امام شافعی (کتاب الام ص ۵۸ ح ۱۱۳) اور امام احمد بن حنبل (المسند ۲/۲۳۸ ح ۷۲۴۶) وغیرہم نے متعدد سندوں کے ساتھ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس کے شواہد صحیفہ ہمام بن منبہ (ح ۱۰۸) وغیرہ میں بھی موجود ہیں۔ گرمی کی شدت کا جہنم میں سے ہونا دیگر صحابہ کرام مثلاً سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ (صحیح البخاری: ۵۳۸) سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ (صحیح بخاری: ۵۳۵ و صحیح مسلم: ۶۱۶) اور سیدنا ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ (السنن الکبریٰ للنسائی ۱/۴۶۵ ح ۱۴۹۰) وغیرہم سے مروی ہے۔

بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مجاز پر محمول ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ حدیث حقیقت پر محمول ہے۔

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۵ھ) لکھتے ہیں: ''ولکلا القولین وجہ یطول الاعتلال لہ۔ واللہ الموفق للصواب'' یعنی یہ دونوں اقوال واضح مفہوم رکھتے ہیں جن پر بحث طوالت کا باعث ہے اور اللہ حق (ماننے) کی توفیق دینے والا ہے۔ (التمہید ۱۹/۱۱۷)

اگر اس حدیث کا حقیقی معنی مراد لیا جائے تو زمین پر شدید گرمی (جہنم کی) آگ کے تنفس کی وجہ سے ہوتی ہے جس کی کیفیت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ باقی رہے وہ علاقے جہاں اس دوران میں بھی سردی ہوتی ہے تو یہ استثنائی صورتیں اور موانع موجود ہیں۔ مثلاً سخت گرمی کے دوران میں جب بارش ہوجائے تو موسم ٹھنڈا ہوجاتا ہے اسی طرح اونچے پہاڑ، گھنے درخت اور برف ان موانع میں سے ہیں جن کی وجہ سے گرمی کی شدت کم ہوجاتی ہے۔ استثنائی صورتوں کی وجہ سے اصول نہیں بدلتے۔ مثلاً ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ٢ ... سورة الدهر

(بے شک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے پیدا کیا، ہم اسے آزمانا چاہتے ہیں۔ پس ہم نے اسے سننے والا (اور) دیکھنے والا بنایا ہے۔ (سورۃ الدھر: ۲)

حالانکہ بہت سے لوگ بہرے یا اندھے بھی پیدا ہوتے ہیں اور ساری زندگی بہرے یا اندھے ہی رہتے ہیں۔

جس طرح اس آیت کریمہ می تخصیص اور استثنائی صورت موجود ہے، اسی طرح آگ کے سانس والی حدیث میں استثناء اور تخصیص موجود ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص54

محدث فتویٰ